جلسہ سالانہ کا مقصد خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کرنا ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸؍دسمبر ۱۹۸۱ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

ہمارا یہ بابرکت جلسہ اپنی تمام برکتوں اور رحمتوں کے ساتھ اور اپنی تمام ذمہ داریوں کے ساتھ آ گیا۔ ان ذمّہ داریوں کی طرف مَیں اِس وقت توجّہ دلانا چاہتا ہوں۔ سب سے بڑی ذمہ داری احمدی کی، خاص طور پر جلسہ کے ایّام میں اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنے کی ہے۔

الٰہی سلسلوں میں سارے ہی ایک درجہ کے مقام پر فائز نہیں ہوا کرتے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ (الانعام:۱۳۳) الفاظ کٹے ہوئے ہیں تمہارے اعمال سے غافل نہیں جو تم کرتے ہو، وہ اس کے علم میں ہے اور تم کامل کے نتیجہ میں عمل، عمل کے مطابق درجہ درجہ دیتا چلا جاتا ہے۔ بہت اخلاق کے بھی ہیں پھر درجہ بدرجہ خدا جانے کتنے رنگ ہیں اخلاقی اور رُوحانی الٰہی سلسلوں میں نظر آتے ہیں۔ اس کے مطابق درجات میں بٹی ہوئی ہوتی ہیں اقوام جو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب ہونے والی اور خدا تعالیٰ کے لئے جان نثاری اور ایثار کا نمونہ دکھانے والی ہوتی ہے۔

اور الٰہی سلسلوں میں ایک گروہ منافقوں کا بھی لگا رہتا ہے ساتھ۔ پھر اُن لوگوں کو جنہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں منافق تو نہیں کہا مگر فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ (البقرۃ:۱۱) کہا ہے کہ بہت سے پہلو صحت مند بھی ہیں اور بعض بیماریاں بھی ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ بیماری کا

جب اعلان تو اس سے مُرادموت نہیں ہوتی بلکہ یہ مراد ہوتی ہے کہ صحت کے حصّے بھی ہیں۔ صحت مند پہلو بھی ہیں اور کمزور اور بیمار پہلو بھی ہیں۔ ایسے لوگوں سے بھی نفرت کرنے کا حکم نہیں۔ پیار ان سے کیا نہیں جا سکتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ راہ نکالی کہ پیار کے قابل نہیں یہ لوگ، نفرت کا مقام نہیں اُن کا۔ اس لئے جو بلند درجات والے ہیں، جو اچھے اخلاق والے ہیں، جو اللہ تعالیٰ سے پیار کرنے والے ہیں، جنہوں نے روحانی رفعتوں کو حاصل کیا ہے، ان کی یہ ذمہ داری ہے کہ جو کمزور ہیں اُن کے لئے دعائیں کریں کہ جن نعمتوں سے کمزور محروم ہیں، اللہ تعالیٰ اُن کی زندگیوں میں ایسے سامان پیدا کر دے کہ وہ کمزوریاں اُن کی، وہ بیماریاں اُن کی، وہ نفاق اُن کا دُور ہو جائے اور جس طرح اکثریت اپنی استعداد کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اپنی دعاؤں سے جذب کر کے خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو حاصل کرنے والی ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والے بن جائیں اور سب کے ساتھ ملتے چلے جائیں۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر خاص طور پر یہ دعا کرنی چاہیئے کہ ہم میں سے جو کمزور ہیں، وہ کسی کمزوری کے نتیجہ میں جماعت کی بدنامی اور اپنے لئے اللہ تعالیٰ کے غضب کو حاصل کرنے کا باعث نہ بن جائیں بلکہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کی عظمتوں کا احساس اُن کے دل میں پیدا کرے اور اس احساس کے نتیجہ میں ان کے دلوں میں ایک نیک تبدیلی پیدا ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے قُرب کی راہوں پر وہ چلنے لگیں اور جن بشارتوں کا ذکر جماعت احمدیہ کی زندگی سے تعلق رکھتا ہے اُن بشارتوں سے وہ حصّہ لینے لگ جائیں۔

کوئی نیکی انسان اُس وقت تک کر نہیں سکتا جب تک وہ جو حقیقی اور کامل نیک ہے، سبوح اور قدوس ہے، اپنی طرف سے ایسے سامان نہ پیدا کر دے کہ انسان نیکی کرنے کے قابل ہو جائے۔ اس لئے ہر آن، ہر وقت خصوصاً ان دنوں میں یعنی جلسہ کے ایّام میں، انتہائی عاجزی کے ساتھ اور حقیقتاً خود کو محض لاشئی سمجھتے ہوئے دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے فضل کو حاصل کریں اور دعائیں کریں اللہ تعالیٰ ہر موقع، ہر آن، ہر لحظ ہماری ہدایت کے سامان کرتا چلا جائے اور فرشتے ہماری مدد کو اُتریں اور خدا کے نام کو بلند کرنے کے لئے جو یہ جلسہ قائم کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ اس مقصد کے حصول کے سامان ہماری زندگی میں پیدا کر دے۔

مہمانوں کی آمد آمد تو شروع ہو چکی ہے۔اس وقت میرے سامنے بہت سے غیر ملکی مہمان بھی بیٹھے ہیں۔اپنے پاکستانی بھی اس جمعہ بہت زیادہ کثرت سے مجھے نظر آ رہے ہیں۔گہما گہمی ہے۔ یہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ ربوہ اپنے کاموں میں مشغولیت کی وجہ سے نظر میں نہیں آتا اور باہر سے آنے والے میرے پیارے بھائی جو ہیں اُن کی شکلیں ہی میری نظروں کے سامنے آتی ہیں لیکن مَیں اہلِ ربوہ کو کہوں گا کہ اگرچہ تمہاری شکل میرے سامنے نہیں پکڑتی مگر میرے دل سے تم کبھی غائب نہیں ہُوئے۔مَیں ہمیشہ تمہارے لئے دُعا کرتا رہتا ہوں جس طرح ہر اُس احمدی کے لئے جو دنیا کے کونے کونے میں بسنے والا ہے۔

اوران ایّام میں چونکہ قبولیت دعا کے بہت سے مواقع پیدا ہو جاتے ہیں اس لئے نوع انسان کی بھلائی کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں کیونکہ اس زمانہ میں انسان، مہذب انسان، طاقتور انسان، سائنس میں آگے بڑھنے والا انسان، ایجادات کرتے کرتے آسمان کی رفعتوں کو چھو لینے والا انسان، ہلاکت کے گڑھے کی طرف بھی حرکت کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کو اس ہلاکت سے جس کے لئے وہ خود کوشاں ہے، محفوظ رکھے اوراس کے ہاتھ کو جو ہلاکت کا سامان پیدا کرنے والے ہیں خدا کے فرشتے پکڑلیں اور کہیں کہ نہیں ایسا نہیں کرنا۔ ہاتھوں سے وہ کام لو جس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہاتھ دیئے ہیں۔ اپنی ہلاکت کے سامان پیدا نہ کرو۔ دوسروں کی ہلاکت کے سامان پیدا نہ کرو تا کہ خدا تعالیٰ کی وحدانیّت اورحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اورآپ کے احسان سے انسان فائدہ اٹھا کر ایک ایسا معاشرہ پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائے جس معاشرے کے پیدا کرنے کے لئے یہ زمانہ آ گیا تا کہ نوع انسان اُمّت واحدہ، ایک خاندان ہو جائے اور ہر قسم کے دُکھ دُور ہو جائیں اوراگر دُکھ کسی کو کہیں، کسی جگہ پہنچے بھی تو سارے انسان اس کو دور کرنے کی کوشش میں لگیں اورغم خوار بنیں ایک دوسرے کے۔انسان جس غرض کے لئے پیدا کیا گیا یعنی مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذّٰریٰت:۵۷) وہ غرض پُوری ہواوراللہ تعالیٰ سے ایک زندہ تعلق نوع انسانی کا پیدا ہو جائے کہ جن کا نہ پیدا ہو یہ تعلق خدا تعالیٰ جو ربّ کریم اورمہربان ہے اُس سے، وہ گنتی کے چند رہ جائیں جو شمار میں نہیں آتے۔

اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کو ہماری زندگی میں اپنے فضلوں سے پُورا کرے۔ ہم عاجز اور کمزور انسان اپنے اعمال کے ساتھ اس چیز کو حاصل نہیں کر سکتے لیکن جہاں اُس کی رحمانیّت نے اپنے جلوؤں سے نیک اور بد، مومن اور کافر کی جھولیاں بھر دیں وہاں وہ یہ سامان بھی پیدا کرے کہ اپنی رحیمیت کے نتیجہ میں جو انعام دینا چاہتا ہے، اس کا حق دار بن جائے انسان اور اس کے قرب میں اس دنیا میں جو جنت پیدا کرنا چاہتا ہے، وہ پیدا ہو جائے اور ہمارے جلسے کی غرض پوری ہو اور اس غرض کو قائم رکھنے کے لئے زیادہ سے زیادہ برکتوں کے ساتھ آنے والے جلسے آیا کریں اور ہمارے لئے خوشی کا سامان پیدا کیا کریں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۷؍ دسمبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۱، ۲)